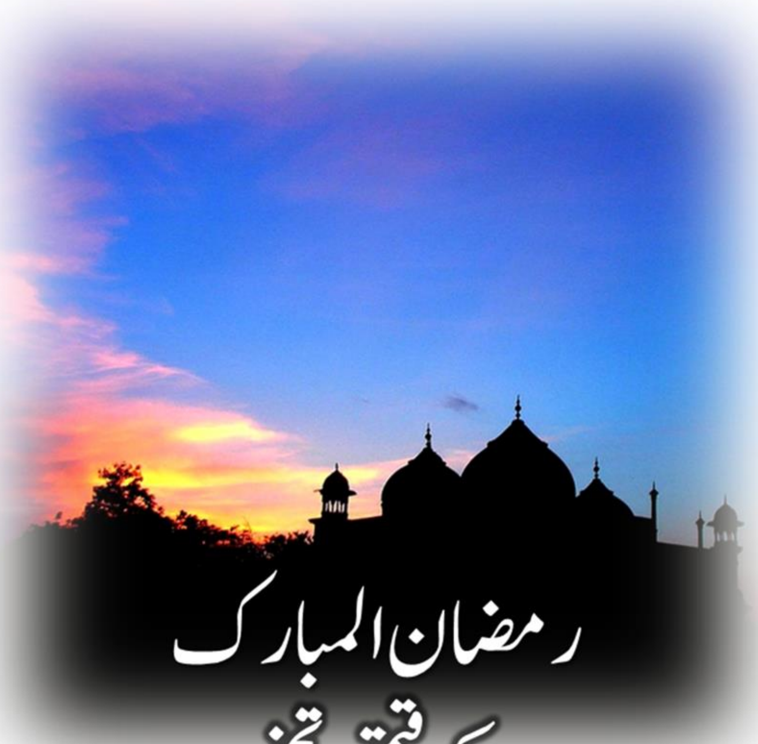


رمضان المبارک کے قیمتی تحفے

محمد عبداللہ جاوید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کی محبت کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا، اور عمل کے بغیر نہ ایمان کی حقیقت کا پتا چلتا ہے اور نہ ہی وہ پختہ ہوتا ہے۔ اسلئے آپ نے محسوس کیا ہو گا کہ قرآن مجید میں جگہ جگہ - ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ (جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال انجام دیئے ہیں)— کا ذکر ملتا ہے۔ جس امت کا مشن انسانوں کی بھلائی ہو، اس کی امتیازی شان بہر حال نیک اعمال کی انجام دہی ہونی چاہئے۔ ایسے اعمال جن سے اس کی دنیا و آخرت بھی سنورے اور انسانوں کے لئے راہنمائی بھی میسر آئے، ان اعمال کی حسب ذیل چار بنیادی خصوصیات ہوں گی:

(الف) بروقت عمل - یعنی جس کام کا جو وقت مقرر ہے، اسی وقت اسے انجام دینا چاہئے۔ پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں لیکن ان کی ادائیگی میں کوئی آزاد نہیں ہے بلکہ مقررہ اوقات کی پابندی ضروری ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ سے جب عرض کیا گیا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو بڑا محبوب ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا الصَّلاةُ عَلٰى وَقْتِهَا یعنی نماز وقت پر ادا کرنا۔ لہذا نماز کی بروقت ادائیگی سے ایسا مزاج فروغ پانا چاہیے کہ ہر کام، ٹھیک اسکے متعینہ وقت پر انجام پاسکے۔ دیگر فرائض جیسے روزہ، زکوۃ اور حج کا بھی اپنا ایک متعین وقت ہے، ان تمام فرائض کی بروقت ادائیگی سے بھی مزاج میں مزید پختگی آنی چاہیے۔ وقت گذر جانے کے بعد چاہے کتنے ہی اچھے انداز سے عمل کیا جائے، اللہ تعالیٰ اسے قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھے گا۔ ٹال مٹول کر نماز پڑھنے والوں کے بارے میں سنئے کیا وعید ہے:

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ o الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُون (الماعون:٤-٥)

تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کیلئے جو اپنی نمازوں میں غفلت برتتے ہیں

اور جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ان کے لئے دیکھئے کیسا دردناک عذاب ہے:

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلاَ يُنفِقُونَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ (التوبہ: ٣٤)

دردناک سزا کی خوشخبری دو انکو جو سونے اور چاندی جمع کرتے ہیں اور انہیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے.

اللہ رب العزت نے دنیا والوں کی راہنمائی و رہبری کے جس عظیم کام کی ذمہ داری ملت پر ڈالی ہے، اس میں کامیابی، نہ صرف نیک کاموں کی انجام دہی میں ہے بلکہ ہر کام باضابطہ مقرر وقت پر ہونا چاہیئے۔ عمل کی منصوبہ بندی اور ہر آنے والے دن کی مائیکرو پلاننگ تقویٰ سے تعلق رکھتی ہے۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ (الحشر:١٨)

اے لوگوں جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لئے کیا سامان کیا ہے؟ اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ یقیناً تمہارے ان سب اعمال سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔

(ب) تسلسل کے ساتھ عمل - اللہ تعالیٰ نہ صرف بروقت کئے جانے والے اعمال پسند فرماتا ہے بلکہ ان اعمال کو بھی محبوب رکھتا ہے جو تسلسل کے ساتھ، بلاناغہ انجام دیئے جاتے ہوں۔ آپ جانتے ہیں ہر کام، ایک خاص محرک کے ساتھ انجام پاتا ہے. جب وہ محرک اللہ رب العزت کی خوشنودی ہو تو عمل ایک تسلسل میں ڈھل جاتا ہے۔ اور جب کسی عمل کا سلسلہ چل پڑے تو بس وہ چلتا ہی رہتا ہے اور شخصیت پر بڑے خوشگوار اثرات مرتب کرتا جاتا ہے.... پھر کیا نیک کاموں کی انجام دہی کا اپنا ایک مزہ محسوس ہونے لگتا ہے۔ ہر گھڑی بس یہی دھن سوار رہتی ہے کہ ایسا کونسا کام انجام دوں کہ رب راضی ہو جائے؟ مسجد میں دل کا اٹکا رہنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اسی جذبہ سے تعلق رکھتا ہے۔

استقلال کے ساتھ نیک کام انجام دینے کے لئے بندہ مومن کی کیفیت اصحاب صفہ کے ان برگزیدہ بندوںؓ جیسی ہونی چاہئے جو مسجد نبوی کے دالان میں ہر وقت دستیاب رہتے تھے یا تو خود سے عبادت یا کسی کار خیر میں مشغول رہتے یا پھر جہاں ضرورت ہو وہاں پہنچ جاتے تھے۔ بالکل ایسا ہی معاملہ افراد ملت کا ہونا چاہئے کہ وہ کار خیر کے لئے ہر وقت دستیاب رہیں. نہ صرف رمضان بلکہ عام دنوں میں بھی ہر فرد کا ایسا معاملہ ہو کہ نمازوں کے موقع سے مسجد میں، رات کے پچھلے پہر تہجد میں، صبح و شام تلاوت قرآن کریم میں اور عام اوقات میں ایک دیانتدار مسلمان کی طرح مصروف کار نظر آئیں. رمضان کے بعد بھی رمضان جیسے شب و روز، عمل کے اسی تسلسل کو ظاہر کرتے ہیں.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے' اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو وہ عمل بے حد پسند ہے جو مسلسل کیا جائے' چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ استقلال کے ساتھ اعمال کی انجام دہی کا جذبہ' مسلسل روزوں اور راتوں میں قیام کے ذریعہ فروغ پاتا ہے۔

(ج) بلاتاخیر عمل - بعض کام ایسے ہوتے ہیں جنہیں جلد از جلد کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے فرض نمازیں۔تاخیر سے پڑھی جانے والی فرض نماز بھی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ایسا ہی معاملہ دیگر احکامات کا بھی ہے۔ عمل کے سلسلہ میں بلاتاخیر عمل ایک انتہائی اہم بات ہے۔

حضرات صحابہؓ کی یہ ایک خاص پہچان تھی کہ جب بھی کوئی حکم دیا جاتا اور کوئی اچھی بات معلوم ہوتی تو اس پر بلاتاخیر اور فوری عمل کرتے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے دن ایک صحابیؓ عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ کے رسولؐ اگر میں اس جنگ میں مارا جاؤں تو کہاں جاؤں گا؟ آپؐ نے فرمایا جنت میں۔ وہ صحابیؓ کھجور کھارہے تھے' کھجور پھینکے اور جنگ میں شریک ہوئے لڑے اور شہید ہوگئے (بخاری و مسلم)۔ حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے

اللہ کے رسولؐ سے دریافت کیا کہ میرے بال کاندھے تک ہیں کیا میں ان میں کنگھی کروں۔آپ نے فرمایا ہاں۔ اسکے بعد حضرت ابو قتادہؓ کا معمول رہا کہ وہ دن میں کئی مرتبہ بالوں میں کنگھی کیا کرتے تھے (موطاامام مالک)۔ایک مرتبہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ غسل جنابت کے وقت اگر ایک بال برابر بھی جگہ سوکھی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ ایسا اور ایسا عذاب دے گا۔اس کے بعد حضرت علیؓ کا یہ معاملہ رہا کہ وہ کبھی سر میں بال ہی رہنے نہیں دیتے۔ بال تھوڑا بڑھ جاتے تو صاف کردیتے تھے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے سر سے دشمنی کرلی (ابوداؤد)۔

زندگی نہ صرف نیک اعمال سے سجی رہے بلکہ اس میں بلاتاخیر عمل کرنے کا جذبہ بھی کارفرما رہے، یہی تقوی ہے۔رمضان کے صیام و قیام، سحر وافطار، مواسات و صدقات سے بلاتاخیر و سرعت عمل کا ایسا ہی جذبہ پروان چڑھتا ہے.

(د) عمل میں ایک دوسرے سے سبقت - یعنی جب سب اچھے کام کرنے لگیں تو ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش بھی ہوگی. یہ مسابقت نیک جذبہ کے ساتھ اللہ کو راضی کرنے کے لئے ہوگی۔آپ جانتے ہیں دوڑ کا مقابلہ ان لوگوں کے درمیان ہوتا ہے جو میدان میں دوڑنے والی راہ (running track) پر ہوں' گرچہ اس وقت میدان میں اور بھی لوگ ہوں گے لیکن ان کے درمیان دوڑ کا مقابلہ نہیں ہوگا۔ لہذا جب معاشرہ میں مسلمان ہوں اور وہ سب ایک ساتھ عبادت کرتے ہوں اور کار خیر میں بھی مصروف رہتے ہوں تو لازماً ان کے درمیان مسابقتی جذبہ (competitive spirit) پروان چڑھے گا۔ سچ تو یہ ہے کہ معاشرہ کی اصلاح اور ترقی' اسی مسابقتی جذبہ سے جڑی ہے جس کا اللہ رب العزت نے خاص حکم صادر فرمایا ہے:

وَلِكُلِّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُواْ الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُواْ يَأْتِ بِكُمُ اللّهُ جَمِيْعاً إِنَّ اللّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (سورہ البقرہ:١٤٧)

ہر ایک کیلئے ایک رخ ہے جس کی طرف وہ مڑتا ہے۔ پس تم بھلائیوں کی طرف سبقت کرو۔ جہاں بھی تم ہو گے اللہ تمہیں پالے گا۔ اسکی قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں۔

حضرات صحابہ کرامؓ کے درمیان اسی طرح کا مسابقتی جذبہ تھا۔ حضرت عمرؓ کی خواہش رہتی تھی کہ وہ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے نیک اعمال میں سبقت لے جائیں۔ چنانچہ ایک جنگ کے موقع پر حضرت عمرؓ نے اپنے گھر کا سامان آدھا آدھا الگ کیا اور ایک حصہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش فرمایا۔ دوسری طرف حضرت ابو بکر صدیقؓ کا حال یہ تھا کہ آپ نے اپنے پورے گھر کے سامان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ پوچھا گیا کہ گھر میں کیا باقی بچا ہے، تو آپؓ نے فرمایا گھر میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ ہیں.

روزوں اور قیام اللیل کی فرضیت کے ساتھ رمضان المبارک عمل کا ایک جامع منصوبہ اپنے ساتھ لاتا ہے۔ اس منصوبہ پر عمل درآمد سے ہر فرد پر واضح ہوتا ہے کہ نیک کام کرنا اور نیک بنے رہنا ممکن ہے۔ تہجد کے وقت اٹھنا ممکن ہے۔ اللہ رب العزت کی خاطر رکے رہنا اور صبر کرنا ممکن ہے۔ تلاوت قرآن کریم اور اس پر تدبر و تفکر ممکن ہے۔ زبان اور نگاہوں پر قابو پانا ممکن ہے۔ معالات اور لین دین میں احتیاط برتنا ممکن ہے۔ اپنا مال اعزہ و اقربا اور ضرورت مندوں پر خرچ کرنا ممکن ہے. اچھے کاموں کے لیے وقت فارغ کرنا ممکن ہے۔ ہر طرح کے تعصب سے بالاتر ہو کر متحد رہنا ممکن ہے۔

رمضان المبارک کی عبادات اور انجام دیئے جانے والے نیک اعمال سے معاشرہ ایک ایسا منظر پیش کرتا ہے کہ ہر جگہ نیکیوں کا چلن ہے اور ہر کوئی مصروف عمل بھی... لہذا مصروف عمل رہنے والوں کے درمیان مسابقت ہونا اور مسابقتی جذبہ پروان چڑھنا بالکل فطری ہے۔

قیمتی تحفے - اعمال صالحہ سے متعلق یہ خیر کے جذبات....یعنی.... بروقت عمل، تسلسل عمل، بلاتاخیر عمل اور مسابقت عمل.... رمضان المبارک کے بڑے قیمتی تحفے ہیں۔ان کے ملنے پر اللہ رب العزت کا شکر ادا کرنا اور بقیہ ایام اور اس کے بعد بھی ان کے پیش نظر مصروف کار رہنا عین تقوی ہے۔

....وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعۡمَلُونَ بَصِيرٌ (البقرہ:۲۳۳)

اور اللہ کا تقوی اختیار کرو اور خوب جان لو کہ جو کچھ تم کرتے ہو سب اللہ کی نظر میں ہے۔

---

itqan

Sri Shrinivas Complex, # 3-12-71,
2nd Floor, Beside Noble Hospital,
Beroon Quila, Raichur - 584101
email: ajacademyraichur@gmail.com